"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ

تحریکِ جدید ربوہ

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

محترم چوہدری
غلام مرتضیٰ صاحب
بارایٹ لاء
وکیل القانون
تحریک جدید
انجمن احمدیہ
13 جنوری 1976ء کو
چند روز بیمار رہ کر
اپنے خالق حقیقی سے
جاملے۔
انا للہ وانا الیہ راجعون

Ch.
Ghulam Murtaza,
Bar at Law,
Vakilul Qanoon,
Tahrik-i-Jadid
Anjuman
Ahmadiyya
passed away on
13th January 1976
Obituary appears
in the
Urdu Section
of this issue.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

2
1976

تبلیغ 1355ھش - فروری 1976

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

تبلیغ ۱۳۵۵ھ ش

(فروری ۱۹۷۶ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

بیرونی ممالک (بحری ڈاک) ——— ایک پونڈ

" " (ہوائی ڈاک) ——— دو پونڈ

ترتیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی (اداریہ) ص ۲
- تبلیغ کے چند طریق ۵
- قطعات ۱۲
- ایک مطالبہ ۱۳
- محترم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون کی رحلت۔ ۱۴
- اشتہارات ۱۵

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۲ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۲

تبلیغ ۱۳۵۵ھ ش

(فروری ۱۹۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

دُودھ کا دُودھ اور پانی کا پانی

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

انّ اللہ یبعث لھذہ الامّۃ علیٰ رأس مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

یعنی ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمایا کرے گا جو اس اُمّت کے لئے ان کے دین کی تجدید کرے گا۔ حدیث معروف ہے۔ خواص و عام اسے جانتے ہیں اور اِس لئے بھی جانتے ہیں کہ گذشتہ صدیوں میں مجدّدین کی بعثت سے وہ واقف ہیں۔ اور وہ متعدد مجددین کے نام بھی بتا سکتے ہیں۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ تجدیدِ دین کا کیا مطلب ہے۔ ماہنامہ الحق ایک حالیہ اشاعت میں دیوبند کے متعلق لکھتا ہے:۔

"ہر ایک صدی میں کوئی نہ کوئی مجدّد آئے گا جو دین کو نکھارے گا۔ عقائد، اعمال اور کلیاتِ دین میں لوگ جو فرق اور خرابی ڈالیں گے مجدّد ہر صدی میں آکر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ الگ کر دیگا"

سب مجدّد یونہی کرتے چلے آئے ہیں۔ یعنی جو فرق لوگوں نے ڈال دئے ہوتے ہیں وہ نکال دیتے ہیں اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ الگ کر دیتے ہیں لیکن اِس کام میں ایک مشکل پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ اس نے فرق ڈال دیا ہے یا اسلام کو جس طرح وہ مانتا ہے وہ اس سے مختلف ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کو دیا تھا۔ جس سے پوچھو یہی کہے گا میرا اسلام ہی اصل اسلام ہے۔ جس سے بات کرو وہ

یہی باور کرانے کا عزم لئے ہوئے ہوگا کہ باقی غلط ہوں تو ہوں ـــ بلکہ یقیناً غلط ہیں ـــ لیکن وہ بالکل صحیح راستے پر ہے۔ اس کے عقائد بھی صد فیصد درست۔ اور اس کے اعمال بھی اسلام کا آئینہ۔ اگر یہی بات درست ہے تو پھر تجدید کس بات کی۔ دودھ میں پانی ملے گا تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کرنے کی ضرورت پیش آئے گی ورنہ اگر سارا دودھ ہی دودھ ہے تو پھر الگ کیا کرنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے بھی اِس زمانے میں تجدید دین کرنے کا دعویٰ کیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ نہیں تو اِس زمانے میں اَور کون تجدید کرنے والا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے تجدید دین فرمائی اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ الگ کر دیا لیکن لوگوں کو اعتراض ہے کہ حضورؑ نے ان سے اختلاف کیوں کیا۔ ستم ظریفی کی حد ہے کہ ایک شخص کرے تو تجدید لیکن اس سے توقع یہ رکھی جائے کہ وہ وہی کچھ کہے جو دوسرے کہتے ہیں۔ اور وہی کچھ کرے جو دوسرے کرتے ہیں۔ یہ بات ناممکن ہے۔ نہ کبھی پہلے ہوئی ہے نہ کبھی آئندہ ہوگی۔ مجدد تو لوگوں سے اختلاف کرے گا اور ان سے کہے گا کہ وہ فلاں فلاں بات میں غلطی پر ہیں۔ وہ ان کے اعمال بھی درست کرے گا اور انکے عقائد بھی۔ اور یقین جانئے کہ ہر مجدد ایسا ہی کرے گا اور ایسا ہی کرتا چلا آیا ہے۔

پھر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے بارے میں توقعات کیوں مختلف ہوں۔ ان پر یہ اعتراض کیوں کیا جائے کہ انہوں نے تو وہ باتیں کہی ہیں جو جمہور کے عقیدے کے خلاف ہیں۔ اگر جمہور ہی نے ہمیشہ درست ہونا ہے تو مجدد کیوں آئیں اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کیا مطلب۔ آپ خود ہی اِس پر غور فرمائیں ؂

مستبد دَور

اُردو ڈائجسٹ۔ اگست ۱۹۷۵ء میں ماہر القادری صاحب سے پوچھا گیا کہ "روزمرّہ کی زندگی میں آزادی سے آپکی ملاقات کہاں کہاں ہوتی ہے" اس کے جواب میں آپ نے کہا :-

"روزمرّہ زندگی میں راقم الحروف ویسے تو ہر حلقے اور طبقے کے لوگوں سے آزادی کے ساتھ ملتا جُلتا ہے اور آنے جانے اور ملنے جُلنے پر کوئی پابندی نہیں مگر پاکستان میں شہریوں کے عام حقوق جن پابندیوں سے دوچار ہیں ان کا اظہار مَیں نے ایک شعر میں کیا ہے ؂

کچھ اَور بڑھ گئی ہیں غلامی کی بندشیں
ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ زنجیر کٹ گئی

صرف ایک مثال ـــ انگریز کا دَورِ حکومت جسے مستبد دَور کہا جاتا ہے مَیں نے صرف آدھ گھنٹے میں بدایوں

(یو پی) کی کلکٹری سے ماہنامہ نظام الملک کا ڈیکلریشن حاصل کیا تھا۔ یہ ۱۹۲۷ء کی بات ہے۔ پاکستان کو قائم ہوئے بھی اٹھائیس برس ہو رہے ہیں۔ انگریز کبھی کا رخصت ہو چکا۔ پاکستان ایک آزاد اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود مختار حکومت ہے یہاں ہر شہری کو اخبار یا رسالہ نکالنے کا حق حاصل ہے مگر اس آزادی اور خود مختاری کے باوجود کسی رسالے یا اخبار کا ڈیکلریشن حاصل کرنا جوئے شیر لانے سے بھی زیادہ دشوار ہے۔ کوئی ایڈیٹر اخبار کے ڈیکلریشن کے لئے درخواست دیتا ہے تو پولیس مشتبہ لوگوں کی طرح اس کے حالات کی تفتیش کرتی ہے۔ ذہن ب اس قسم کے تأثرات سے دباجا رہا ہو تو روزمرّہ کی زندگی میں لوگوں سے ملنے جلنے میں لطف کہاں باقی رہا ہے

لب اوپر اوپر ہنستے ہیں من بھیتر بھیتر روتا ہے "

یہ تھا ماہر القادری صاحب کا جواب ہمیں اس سے غرض نہیں کہ اب اخبارات کے ڈیکلریشن دینے میں حکومت سستی سے کام لیتی ہے یا نہیں لیکن اتنا ضرور کہنا چاہتے ہیں کہ کم از کم اس پہلو سے تو ماہر القادری صاحب انگریزوں کے مدح خواں نکلے۔

اور اسی طرح

مولوی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے ایک انٹرویو میں (جو اردو ڈائجسٹ اگست ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا ہے) کہا :-

" آزادی سے پہلے اور انگریزی حکومت کے زمانے میں میں نے اپنے دل میں کوئی غلامی محسوس نہیں کی اور حق بات لکھتا اور کہتا رہا اور یہی صورت آزادی کے بعد جاری رہی۔ فرق اتنا ہے کہ آزادی کے بعد مجھ سے حُرّیتِ فکر اور آزاد خیالی کو چھین لینے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مجھ سے چھینی نہ جا سکی "

لیجئے مودودی صاحب بھی انگریزوں کے مداح نکلے۔ اور وہ بھی ایک اسلامی سلطنت کے مقابلے پر۔ اور سلطنت بھی ایسی جو لاکھوں مسلمان مَردوں، عورتوں اور بچّوں کی جانیں قربان کروا کر معرضِ وجود میں آئی ؂

تبلیغ کے چند طریق

(مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ جاپان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام ایک عالمگیر تبلیغی مذہب ہے تبلیغ کے ذریعہ اسلام کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچاتے چلے جانا اہلِ اسلام کا بنیادی فریضہ ہے۔ اِس لحاظ سے اسلام ہر مسلمان سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق ہر آن جاری و ساری جہادِ تبلیغِ اسلام میں بھرپور حصّہ لے گا۔ اِس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تبلیغ کے مختلف طریقوں سے واقفیت حاصل کی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور سمجھ سے اپنی سب طاقتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سُرخروئی اور کامیابی کے ساتھ اس ذمہ داری کو ادا کیا جائے۔

تبلیغ کیونکر کی جائے؟ اِس اہم سوال کا بہترین اور جامع جواب قرآنِ مجید کی اِس آیتِ کریمہ میں ملتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ الآیۃ

(سورۃ النحل آیت ۱۲۶)

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہادیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے سب اتباع کو یہ بتایا ہے کہ لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے اپنے ربّ کے طریق کی طرف بُلانا چاہیئے نیز مذہبی اختلافات کے متعلق بحث کے موقع پر بھی اس طریق سے بات کرنی چاہیئے جو سب سے اچھا طریق ہو۔ اِس قرآنی ہدایت میں نہایت جامع الفاظ کے ذریعہ تبلیغ کے بنیادی طریق بتائے گئے ہیں اور ان امور کی نصیحت کی گئی ہے جن کو تبلیغ کے دوران ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھنا ازبس لازم ہے۔ حکمت، موعظہ حسنہ اور بطریقِ احسن مجادلہ تبلیغ کے تین بنیادی اصول اِس آیتِ کریمہ سے ثابت ہیں جن کی تفصیل میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ خاکسار اِس مضمون میں انہی اصولوں کی روشنی میں چند ایسی باتیں بیان کرنا چاہتا ہے جو اِس عاجز کے خیال اور مختصر تجربہ کے مطابق جہادِ تبلیغ میں عملی طور پر بہت مفید اور سُود مند ثابت ہوتی ہیں۔ اِس لحاظ سے یہ مختصر مضمون عام طریق سے قدرے ہٹ کر ذاتی تجربات اور مشاہدات پر مبنی ہے۔

۱

اسلامی تعلیم کے مطابق مومن کا ہر کام ہی دعا سے شروع ہونا چاہیئے تبلیغ کا ازحد بابرکت کام دعا کے بغیر شروع کیا جانا خارج از قیاس ہے تبلیغ لوگوں کو

اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف بُلانے کا نام ہے۔ دلوں پر کامل تصرّف خدا کو حاصل ہے اور ہدایت کا سرچشمہ بھی اسی کی ذات ہے۔ اِس لحاظ سے بھی دعا کے ساتھ تبلیغ کا آغاز رحمتِ الٰہی کو جذب کرنے اور تبلیغ کے مؤثر بننے کا ذریعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر بہت ہی پیارا فقرہ تحریر فرمایا ہے کہ دعا ہماری سب تدبیروں کا شہتیر ہے۔ ہر تبلیغی کوشش بھی تو راہِ حق کی طرف بُلانے کی ایک تدبیر ہی ہے اور ظاہر ہے کہ دعا کے بغیر یہ تدبیر بلکہ کوئی بھی تدبیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ پس دعا کے ساتھ تبلیغ کا آغاز کرنا اور ہر آن دعا کی طرف متوجہ رہنا کامیاب تبلیغی کوششوں کے لئے ایک آزمایا ہوا نسخہ ہے۔ دعا ایک مبلّغِ اسلام کا کارگر ہتھیار اور تبلیغِ اسلام کا اوّلین زینہ ہے۔

خود دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ امامِ وقت سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ حضور کی بابرکت دعائیں جو بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہیں ہماری حقیر دعاؤں اور کوششوں کی کامیابی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان دعاؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ باقاعدگی کے ساتھ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرنا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۷۰ء میں لندن روانہ ہونے سے قبل الوداعی ملاقات میں حضور نے ازراہِ شفقت خاکسار کو یہ نصیحت فرمائی کہ ہفتہ میں ایک بار ضرور خط لکھا کروں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پورے تین سال اِس ہدایت کی تعمیل کی سعادت ملی اور اب بھی یہی طریق جاری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ میں برکت اور کسی بھی تبلیغی جدّوجہد کی کامیابی محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تبلیغ کے مواقع بھی اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے مہیّا کرتا ہے اِس لئے دعا کرتے وقت علاوہ اَور دعاؤں کے اِس دعا کے لئے بھی طبیعت میں خاص میلان اور توجہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص تصرّف سے ایسے مواقع اور حالات میسّر فرمائے جن میں تبلیغِ اسلام کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع مِل سکے اور پھر ان تبلیغی مواقع سے پوری طرح فائدہ اُٹھانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اِس دعا میں باقاعدگی کی برکت سے غیر معمولی حالات پیدا ہونے کا بارہا مشاہدہ کیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۷۳ء میں مَیں ایک روز لندن مشن کے دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ اچانک ایک دوست کا فون آیا۔ اُس نے بتایا کہ اِس وقت بی۔ بی۔ سی ریڈیو پر ایک پروگرام مرنے کے بعد کی زندگی کے بارہ میں نشر ہو رہا ہے اور اِس بات کی سہولت دی گئی ہے کہ کوئی شخص بھی فون کے ذریعہ اِس پروگرام میں شامل ہو سکتا ہے۔ خاکسار نے فوری طور پر ریڈیو پر تھوڑی دیر یہ پروگرام سُنا اور موضوعِ بحث سے متعارف ہونے کے بعد فون کے ذریعہ ان سے رابطہ قائم کیا۔ مجھے انتظار کرنے کو کہا گیا۔ غالباً ایک یا دو منٹ کے انتظار کے بعد ان کا فون آیا کہ آپ اب گفتگو کے لئے تیار ہو جائیں۔ فوراً ہی مجھے کہا گیا کہ MR. RASHED, NOW YOU ARE ON THE AIR۔ چنانچہ خاکسار نے اپنا تعارف کروانے کے بعد بتایا کہ مَیں مرنے کے بعد کی زندگی کے بارہ میں

اسلامی نقطۂ نظر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تفصیل قرآنِ مجید
پر مبنی ہے جو مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے نیز کتاب "اسلامی
اصول کی فلاسفی" سے لی گئی ہے جو اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ
کے فرستادہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و
مہدی معہود علیہ السلام نے تحریر فرمائی ہے۔ اِس کے بعد
جنّت اور دوزخ اور ان کی کسی قدر کیفیت بیان
کرنے کا موقع ملا۔ مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کے خیال
میں جنّت و دوزخ میں جانے والے لوگ ہمیشہ وہاں
رہیں گے؟ اس پر بتایا گیا کہ جنّت تو یقیناً ابدالآباد
تک قائم رہے گی اور اس میں جانے والے کبھی اس
پُرلطف زندگی سے الگ نہ کئے جائیں گے لیکن دوزخ میں
جانے والے اپنی مقررہ سزا برداشت کرنے کے بعد گناہوں
کی آلائش سے پاک صاف ہو جانے پر جنّت کی نعمتوں سے
محظوظ ہوں گے اور بالآخر سب لوگ اللہ تعالیٰ کے
لطف و کرم اور محبّت سے حصّہ وافر حاصل کریں گے۔ یہ
ساری گفت گو چند منٹ جاری رہی اور اسی وقت براہِ راست
ریڈیو پر نشر ہوتی رہی۔ اِس طرح لاکھوں سامعین تک
کلمۂ حق پہنچانے کی سعادت مل گئی۔ مقصد اِس واقعہ کے
ذکر سے یہ ہے کہ یہ تقریب جو اس سے قبل میرے وہم و
گمان میں بھی نہ تھی اچانک محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل
سے مہیّا فرما دی، فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۲)

پُرحکمت بات کرنا تبلیغ کا ایک زرّیں اصول ہے
اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ ایسی بات کی جائے جو عین بامو قع

اور برجستہ ہو اور ظاہر ہے کہ ایسی بات کا سُننے والوں
پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ مجھے اِس بات کا ایک واضح تجربہ
انگلستان میں LEAMINGTON SPA کے ایک
اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے حاصل ہوا۔ یہ اجلاس
ایک مذہبی مذاکرہ کی نوعیّت کا تھا جس میں مجھ سے قبل
بدھ مت اور سکھ مذہب کے بارہ میں دو مقررین نے تقاریر
کیں۔ آخر میں میری باری تھی کہ میں اسلام کے بارہ میں
حاضرین کو بتاؤں۔ میں نے اپنے ذہن میں تقریر کا ایک
خاکہ تیار کیا تھا کہ میں ابتداء میں اسلام کا مختصر تعارف
کروانے کے بعد اسلام کے چند امتیازات بیان کروں گا
مجھ سے معاً قبل سکھ مذہب کے بارہ میں تقریر کرنیوالے
مقرر نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ سکھ مذہب کی مذہبی
کتاب گرنتھ صاحب دُنیا کے سب مسائل کا حل پیش نہیں
کرتی اور یہی وجہ ہے کہ سکھ لوگ بھی اِس کتاب کے ہر لحاظ
سے مکمل ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ ہی ایسا دعویٰ
اِس کتاب میں پایا جاتا ہے۔ اِس بیان پر سامعین کے چہروں
پر ایک عجیب مسکراہٹ کھیل گئی کیونکہ اس سے قبل بدھ مت
کے بارہ میں مذہبی کتب کے مکمل ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا
تھا۔ اِس حیرت اور جستجو کے ماحول میں مجھے تقریر کی دعوت
دی گئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عاجز کی راہنمائی
فرمائی۔ میں نے تقریر کے پہلے سے سوچے ہوئے خاکہ کو فوری
طور پر بدل کر تقریر کا آغاز کچھ اِس طرح کیا کہ۔ "خواتین
و حضرات! آج میں آپ کو ایک ایسے مذہب سے متعارف
کروانا چاہتا ہوں جس کا دعویٰ ہے کہ اس کی مذہبی کتاب
ہر لحاظ سے کامل اور مکمل ہے اور بنی نوع انسان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے۔ یہ دعویٰ اِس کتاب کی ابتدائی آیات میں درج ہے اور بڑی تحدّی کے ساتھ بار بار دوہرایا گیا ہے۔ اِس کتاب کا نام قرآن مجید ہے جو عالمگیر مذہب اسلام کی مذہبی مقدس کتاب ہے۔۔

۔۔۔" اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ برجستہ آغاز سامعین کی توجہ کو جذب کرنے کا موجب بنا اور مجھے یہ سبق حاصل ہوا کہ ہمیشہ ایسی بات کرنی چاہیئے جو اس وقت کے لحاظ سے سب سے زیادہ باعثِ کشش اور جاذبِ توجہ ہو۔

(۳)

اسلام نہایت خوبصورت اور دلکش مذہب ہے۔ اِس کی سب تعلیمات ہی انتہائی موثر ہیں لیکن موجودہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے اور خاص طور پر اقتصادی اور تمدّنی لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک کے حالات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اسلامی تعلیمات کے بعض پہلو ایسے ہیں جن پر زیادہ زور دینا یا ان کو سب سے پہلے بیان کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے اور مزید تفصیلی گفتگو کی گنجائش پیدا کر دیتا ہے۔ ان میں سے ایک بات اسلام میں آزادئ ضمیر اور مذہبی جبر کی ممانعت کو بیان کرنا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ جب بھی اِس بات کو اچھے طریق سے بیان کیا جائے تو سُننے والوں پر اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جب اس کی وہ حکمت بھی بیان کی جائے جو قرآنِ مجید میں بیان ہوئی ہے کہ حق و صداقت کے لئے جبر کی ضرورت ہی کیا ہے حق تو باطل سے بہت بالا اور ممتاز ہے تو یہ بات ان کو اسلام کی حقانیت اور صداقت کا بھی یقین دلاتی ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ جو مذہب اپنی تبلیغ کے لئے جبر و تشدّد کے استعمال کو غلط قرار دیتا ہے وہ یقیناً دلائل و براہین کے اعتبار سے اِس قدر پُرکشش اور منطقی ہے کہ اسے جبر کی ضرورت ہی نہیں۔ جبر سے جسم فتح ہو سکتے ہیں لیکن دلوں کو فتح نہیں کیا جا سکتا اور اسلام کا مقصد ہی ساری دُنیا کے دلوں کو فتح کرنا ہے محبّت پیار اور نرمی کے ساتھ جیسا کہ ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہا اپنے خطبات میں ارشاد فرما چکے ہیں۔

(۴)

تبلیغی گفتگو کے سلسلہ میں میں عام طور پر ایک اَور بات کو بھی ضرور بیان کرتا ہوں کہ ہم تبلیغ سچی محبت کے جوش اور بنی نوع انسان کی خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبہ سے کرتے ہیں۔ دراصل آجکل مختلف مذہبی اور غیر مذہبی اداروں کے منادا اِس کثرت سے پرچار کرتے نظر آتے ہیں کہ اس پر ایک پیشہ کا گمان کیا جانے لگا ہے۔ اس ماحول میں بظاہر اسی طریق کو اختیار کرتے ہوئے لٹریچر وغیرہ تقسیم کرنے سے لوگوں کو یقیناً غلط فہمی ہو جاتی ہے یہاں جاپان میں جنوبی کوریا کے "مسیح" REV. MOON کے منّادوں کی کثرت نے یہی ماحول قائم کیا ہوا ہے۔ اس ماحول میں یہ بات بیان کرنی ضروری بھی ہو جاتی ہے اور موثر بھی ثابت ہوتی ہے کہ ہم بنی نوع انسان کی سچّی بھلائی کی خاطر انہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں ہماری مثال بالکل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویسی ہے کہ جیسے ایک شخص کسی نہایت عالی شان اور گرانقدر راز سے آگاہ ہو جائے تو محض ہمدردی کے جذبہ سے چاہتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی اس دولت کو حاصل کریں اسی طرح ہم بھی اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اس نے ہمیں اسلام کی دعوت دی ہے آپ کو بھی اِس دولت سے مالا مال کرنا چاہتے ہیں۔ یہ طریقِ گفتگو بہت کامیاب رہتا ہے۔

۵

اِسی سلسلہ میں ایک اَور بات جس کا خیال رکھنا بہت مفید نتائج کا حامل معلوم ہوا ہے یہ ہے کہ اسلام کے قابلِ عمل ہونے کے پہلو پر بھی خاص زور دیا جائے۔ انگلستان میں بھی اور یہاں جاپان آنے کے بعد بھی لوگوں سے بات چیت کے دوران اکثر یہ محسوس کیا ہے کہ وہ مذہبی تعلیمات کے عملی پہلو کے بارہ میں پوری طرح مطمئن نظر نہیں آتے۔ اکثر مذہبی عبادات اور پابندیوں کو دوبھر اور مشکل بلکہ اکثر تو ناقابلِ عمل سمجھتے ہیں اور اس لحاظ سے کچھ اسی قسم کے خیالات رکھتے ہیں کہ مذہب گویا ازمنۂ رفتہ میں تو قابلِ عمل رہا ہوگا لیکن آج کے اِس تیز رفتار، مصروف اور برق رفتار دَور میں مذہبی امور کی پابندی کرنا خارج از قیاس ہے۔ ایسے لوگوں سے بات کرتے وقت مختلف مثالوں کے ذریعہ بات کو سمجھایا جائے تو اُن کی یہ ذہنی مشکل بھی دُور ہو جاتی ہے۔ ابھی چند روز ہوئے ایک نوجوان جاپانی سے جو ایک پرائیویٹ سکول کے نگران ہیں اِسی موضوع پر بات ہوئی۔ انہیں دن میں پانچ نمازوں کا تصوّر ہی پریشان کُن نظر آ رہا تھا جب انہیں نماز کی اہمیّت بتانے کے بعد پانچوں نمازوں میں صرف ہونے والے کُل وقت کا اندازہ بتایا گیا تو ان کی پریشانی کچھ کم ہوئی۔ مَیں نے انہیں کہا کہ اگر وہ دن میں ہر روز تین بار کھانا کھاتے اور دو تین بار چائے یا کافی پیتے ہیں اور اس بار بار کی تکرار سے نہ گھبراتے ہیں اور نہ ضیاعِ وقت خیال کرتے ہیں تو نماز بھی ایک رُوحانی غذا کی طرح ہے جس کے بغیر صحیح اطمینانِ قلب نہیں مل سکتا۔ الغرض اِن باتوں سے ان کے لئے نماز کی حکمت اور افادیّت کو سمجھنا آسان ہو گیا۔

۶

تبلیغ کے بے شمار ذرائع اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مہیّا فرمائے ہیں جلسوں اور اجتماعات، تقاریر، کتب و اخبارات اور پمفلٹ کی اشاعت اور تقسیم، خط و کتابت اور انفرادی بات چیت وغیرہ بیشمار ذرائع موجود ہیں اور اپنی اپنی جگہ سب ہی بہت مفید ہیں۔ مقامی حالات کے لحاظ سے افادیّت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اِس لئے حالات کو دیکھ کر بہترین طریق کا انتخاب بہت ضروری ہے۔ عمومی طور پر مَیں نے محسوس کیا ہے کہ انفرادی بات چیت کا طریق نہایت مفید ثابت ہوتا ہے اس میں مخاطب کی ضرورت، اس کی دلچسپی اور معیار کے مطابق موثر اور مطلوب بات کرنے کا موقع ملتا ہے اور اِس لحاظ سے نتائج جلسہ میں عمومی تقریر کی نسبت زیادہ خوشکن ہوتے ہیں۔ اِس بات چیت میں خاکسار ہمیشہ ایک بات کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرور پیش کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی عیسائی یا ہندو یا کسی اَور مذہب کے پیرو کار کو اسلام قبول کرتے وقت اس کے سابقہ معیار سے بہت بڑھ کر خوبیاں حاصل ہوں گی نیز کسی سابقہ نیک اور اچھی بات کو چھوڑنا نہیں پڑے گا مثلاً ایک عیسائی اگر اسلام قبول کرتا ہے تو سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان کے علاوہ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آئے گا گویا سابقہ نیک باتوں پر اضافہ ہوگا کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ سابقہ غلط باتوں کی تصحیح کے بعد صحیح عقائد پر مستحکم ایمان نصیب ہوگا۔ یہ طریق نفسیاتی لحاظ سے موثر ثابت ہوتا ہے۔ اور حقیقت کے عین مطابق ہے کہ اسلام سابقہ ادیان کی خوبیوں کو قائم رکھتے ہوئے بہترین شریعت کا حامل ہے۔

(۷)

انفرادی گفت گو میں بعض اَور باتوں کا خیال رکھنا بھی میرے خیال میں بہت ضروری ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مخاطب کی بات اور سوال کو توجہ اور غور سے سُننا ضروری ہے۔ اگر سوال پوری طرح سمجھ نہ آئے تو دوبارہ پوچھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ مخاطب کو بھی بات کرنے کا پورا موقع دینا چاہیئے اور اس کی بات پوری توجہ سے سُننے کے بعد سوال کا جواب دیا جائے مَیں نے محسوس کیا ہے کہ اگر مخاطب کی بات کو توجہ سے سُنا جائے تو وہ جواب کو بھی پوری توجہ سے سُنتا اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یوں بھی یہ طرز گفت گو میں خوشگوار ماحول پیدا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں دوسرے شخص کے خیالات اور عقائد خواہ کچھ بھی ہوں ان کا واجبی احترام کرنا اور خیال رکھنا ضروری ہے۔ ہر شخص کو اپنے خیالات سے ایک طبعی لگاؤ ہوتا ہے اس لئے عام طور پر جارحانہ طریق کی بجائے محبّت و پیار اور نرمی سے بات کرنے کی تاثیر بہت زیادہ محسوس کی ہے اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۸)

تبلیغ کے سلسلہ میں میرا ایک اَور معمول یہ ہے کہ ملکی اخبارات پر نظر رکھتا ہوں اور جہاں کوئی ایسی بات نظر آئے جس میں اسلامی نقطہ نظر سے لوگوں کی راہنمائی کی جا سکے یا اسلام کے بارہ میں کوئی ایسی بات لکھی گئی ہو جو غلط ہو تو فوری طور پر بذریعہ خطوط اپنے خیالات کا اظہار کرنا تبلیغ کا ایک عمدہ موقع بن جاتا ہے۔ حال ہی میں جاپان کے ایک اخبار میں ایک شخص کا خط چھپا جس میں اس نے یہ پوچھا تھا کہ کیا خدا پر یقین کرنیوالے زیادہ خوش ہوتے ہیں یا یقین نہ کرنیوالے۔ نیز یہ لکھا تھا کہ میں خدا پر یقین رکھتا ہوں پھر بھی میری زندگی تلخیوں سے بھرپور کیوں ہے؟ خاکسار نے فوری طور پر اس کا جواب لکھا جو THE JAPAN TIMES میں شائع ہوا۔ اسی طرح ایک اَور اخبار میں یہ اعتراض نظر سے گزرا کہ اسلام نے عورتوں کے معاشرتی حقوق پامال کئے ہیں اور اب وہ اس قید سے آزادی حاصل کر رہی ہیں۔ اس موقع پر بھی مَیں نے ایک خط کے ذریعہ اسلام میں عورت کے صحیح مقام کی وضاحت کی۔ الغرض ملکی اخبارات سے رابطہ اور ان میں خطوط اور

مضامین کی اشاعت تبلیغ کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔

۹

جاپان آنے کے بعد مجھے اب تک دو ملکوں کے سفیروں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ آسٹریا کے سفیر سے ملاقات کی صورت اِس طرح پیدا ہوئی کہ اخبار میں ان کی اہلیہ کا انٹرویو شائع ہوا جس میں یہ بھی ذکر تھا کہ سفیر موصوف اِس سے قبل تین سال تک پاکستان میں آسٹریا کے سفیر رہ چکے ہیں۔ یہی بات ملاقات کی تمہید بن گئی۔ میں نے سفیر موصوف کو خط لکھا اور جلد ہی ملاقات کی تاریخ طے ہو گئی۔ ملاقات کے دوران قرآنِ مجید کا تحفہ پیش کیا اور کافی دیر تک دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ اِسی طرح نومبر کے شروع میں اخبار میں ایک کتاب پر تبصرہ نظر سے گزرا کتاب کا نام تھا AFRICA SPEAKS۔ یہ عنوان پڑھتے ہی دلچسپی ہوئی کہ یہ کونسی کتاب ہے کیونکہ اِس نام کی کتاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ ۱۹۷۰ء کے بعد شائع ہوئی تھی۔ زیرِ تبصرہ کتاب جاپان میں غانا کے سفیر محترم نے لکھی تھی۔ خاکسار نے فوری طور پر سفیر موصوف کو خط لکھا اور حضور کے دورہ سے متعلق کتاب کا بھی ذکر کیا چنانچہ چند روز بعد جب ملاقات ہوئی تو خاکسار نے انکی خدمت میں قرآنِ مجید کا تحفہ پیش کرنے کے علاوہ یہ کتاب بھی پیش کی۔ بعد میں پون گھنٹہ تک بڑے اچھے ماحول میں بات چیت ہوئی۔

مقصد ان ہر دو واقعات کے ذکر سے یہ ہے کہ بعض اوقات ایک معمولی سا واقعہ ایک اچھی تقریب کی تمہید بن جاتا ہے۔ میرا ہمیشہ یہ اصول رہا ہے کہ ہر ایسے موقع سے فوری طور پر فائدہ اُٹھایا جائے اور کسی موقع کو بھی ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔

۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سے مواقع اور تقاریب پیدا ہوتی رہتی ہیں بڑی بھی اور چھوٹی بھی۔ تبلیغ کا ایک اصول اور میرا معمول یہ ہے کہ کسی بھی موقع کو خواہ وہ کتنا ہی معمولی یا غیر اہم ہی کیوں نہ نظر آئے معمولی نہ خیال کیا جائے۔ نہ معلوم کونسی بظاہر معمولی سی بات ہی کسی سعید فطرت انسان کی ہدایت کا موجب بن جائے۔ بطور مثال یہاں اپنا ایک معمولی ذکر کرتا ہوں جو بظاہر بہت ہی معمولی نظر آتا ہے لیکن میرے خیال میں اس کی حیثیت ایک چھوٹا سا بیج زمین میں بونے کی مانند ہے جو ایک روز بڑھتے بڑھتے تناور درخت بن جاتا ہے۔

جاپان میں مرد و عورت میں مساوات کی رَو کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ گاڑی میں سفر کے دوران مرد عام طور پر عورتوں کے لئے بیٹھنے کی جگہ خالی نہیں کرتے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جب کوئی معمر خاتون (یا مرد بھی) آئے تو پھر عام طور پر ان کے احترام میں جگہ خالی کر دی جاتی ہے۔ مجھے بھی کئی بار ایسا کرنے کا موقع ملتا ہے اور یہ میرے مذہب کی تعلیم کے عین مطابق ہے کہ بڑی عمر کے لوگوں کا احترام کیا جائے۔ میں جب بھی ایسے موقع پر اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے معمر لوگوں کو بیٹھنے کی دعوت دیتا ہوں تو جاپانی زبان میں یہ کہتا ہوں کہ WATAKUSHI NO SHŪKYŌ WA SO OSHIEMASU. کہ "میرا مذہب مجھے اِس بات کی تعلیم دیتا ہے"۔ اکثر اوقات میرا یہ فقرہ سُن کر وہ پوچھتے ہیں کہ وہ مذہب کونسا ہے؟ اِس طرح گاڑی میں سفر کے دوران بھی تبلیغ کا موقع مل جاتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فضل سے مقبول کی توفیق

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ماہنامہ میں آپ کو مندرجہ ذیل اُمور ملیں گے :-

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات۔
- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبوں کے خلاصے۔
- حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقاریر، ارشادات، مختلف محفلوں میں گفتگوئیں، حضور کے پیغامات۔
- بیرونی ممالک میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی کارگذاری کی تفصیل۔
- اسلام اور ادیانِ باطلہ کے مقابلہ کے نتائج۔
- اسلام کی روز افزوں ترقی کی تفاصیل۔
- مبلغینِ کرام کے خطوط اور ان کے مضامین۔
- اسلام اور دیگر مذاہب سے متعلق اخباروں اور کتب کے اقتباسات۔

آپ یہ پرچہ اپنے کسی غیر از جماعت دوست کے نام ضرور لگوائیں لیکن صرف ایسے دوست کے نام جو اِن اُمور میں دلچسپی رکھتے ہوں۔

(ایڈیٹر)

نظمات

تُو نے بیداد نہ رکھا ستم و جور کا نام
تجھ سے وابستہ رہے گا ترے اِس دَور کا نام
تُو نے جو مانگا فقط اپنے خُدا سے مانگا
تیری فریاد میں آیا نہ کسی اَور کا نام

تُو نے ہر گام پہ منزل سے ملائی ہے نظر
تیرے لمحات میں پوشیدہ ہے صدیوں کا سفر
تُو نے اِس راہ میں بدلا ہے مسافت کا مزاج
تیری دُنیا میں کہیں شام، نہ ہے کوئی سحر

عقل راہوں میں بھٹکتی ہے بھٹکتی ہی رہے
سر پہ تلوار لٹکتی ہے لٹکتی ہی رہے
عصمتِ خوش نظری کی تجھے سوگند نسیم
زیست آنکھوں میں کھٹکتی ہے کھٹکتی ہی رہے

نسیم سیفی

ایک مطالبہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید
کے مطالبات میں ایک مطالبہ یہ شامل فرمایا تھا کہ جو لوگ
بظاہر کچھ نہیں کر سکتے وہ سلسلہ کی اور انسانیت کی مدد
دعا سے کریں۔ یوں تو سب کو دعا کرنا لازمی ہے لیکن کچھ
لوگ تو یقیناً دعا بھی کریں گے اور کام بھی کریں گے لیکن
ایسے لوگ جو اپنی کسی معذوری کے باعث کسی کام میں بھی
حصّہ نہ لے سکیں وہ جہاں بھی ہیں دعائیں کریں۔

اِس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے
یہ بھی فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا
کرتے تھے کہ اگر چالیس مومن بھی کھڑے
ہو جائیں تو ساری دُنیا کو فتح کر سکتے ہیں
وہ لوگ جو کچھ نہیں کر سکتے وہ یہی دعا
کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ چالیس مومن
پیدا کر دے۔ ایسے چالیس مومن جو
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ
دُنیا کو فتح کر سکتے ہیں"

ہمارے لئے دُنیا کو فتح کرنا تو دراصل دلوں کو
فتح کرنا ہے۔ ہم نے دُنیا بھر کے دِل فتح کر کے خدا کے
آستانہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں
پیش کرنا ہے۔ اِسی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے اِس
زمانہ میں احمدیہ جماعت کا قیام فرمایا ہے اور رسولِ کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی پیشگوئیاں واضح طور پر بتاتی ہیں کہ اِس آخری زمانہ
میں اللہ تعالیٰ کا دین غالب آ کر رہے گا۔ کون ہے جو
اللہ تعالیٰ کے کاموں میں رخنہ اندازی کر سکے یا اُس کی
تقدیر کو بروئے کار آنے سے روک سکے۔

ہماری جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ
دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو وہ کام مکمل کرنے کی توفیق
دے جس کے لئے اسے قائم کیا گیا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو
اس مقصد کے حصول کے لئے کچھ نہ کچھ کر سکتا ہے وہ ضرور
کرے کہ اس کام کا سرانجام دینا ہی حقیقی زندگی ہے کیونکہ
یہی بات اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث ہے۔

تحریکِ جدید ایک عالمگیر تحریک ہے۔
اِس کے اثرات دُنیا بھر میں نمایاں سے نمایاں تر
ہوتے جا رہے ہیں۔ پس ہمیں اس کے تمام مطالبات
کو مدِّ نظر رکھ کر اپنی زندگیاں بسر کرنی چاہئیں۔

اِن سطور میں دعا کے مطالبہ پر توجہ دلانا
مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی طور پر
دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری
دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔

اٰمین اللّٰھمّ اٰمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون کی رحلت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خادم اور تحریکِ جدید انجمن احمدیہ کے کارکنوں کے ایک نہایت ہی اچھے رفیقِ کار محترم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بار ایٹ لاء وکیل القانون ایک مختصر علالت کے بعد ۱۳ جنوری ۱۹۷۶ء کو سیالکوٹ میں وفات پاکر اپنے محبوبِ حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم چوہدری صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے اور راقم الحروف کو ان کی یہ خوبی انتہائی طور پر دلکش معلوم ہوتی تھی کہ بار ایٹ لاء اور وکیل القانون ہونے کے باوجود انتہائی انکسار سے کام لیتے تھے۔ ہمدردی کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ سادگی کا یہ عالم کہ اکثر دوست دفتر میں آکر ان سے ہی پوچھتے تھے کہ وکیل القانون صاحب کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تمام خوبیوں کو ان کے لئے اجرِ عظیم کا باعث بنا دے۔ آمین

محترم چوہدری صاحب مرحوم ایل ایل بی کرنے کے بعد اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کے عہدہ پر ایک عرصہ تک کام کرتے رہے اور اگرچہ ان ایام میں بھی آپ اپنے آپ کو واقفِ زندگی ہی تصور کرتے تھے لیکن اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر نوکری سے استعفیٰ دے کر باقاعدگی سے سلسلہ کی خدمت میں لگ گئے حضور رضی اللہ عنہ نے انگلستان بھجوا کر بیرسٹری کی تعلیم دلوائی اور وہاں سے واپسی پر پہلے صدر انجمن احمدیہ اور پھر تحریکِ جدید میں خدمات بجالاتے رہے۔ اب ایک عرصہ سے آپ تحریکِ جدید میں وکیل القانون کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت میں مصروف تھے۔

اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کی وفات ایک جماعتی نقصان ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ تحریکِ جدید کے تمام کارکن اس صدمہ میں محترم چوہدری صاحب کے خاندان سے دلی ہمدردی رکھتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہر مشکل کو دور فرمائے اور انہیں توفیق دے کہ مرحوم کی خوبیوں کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔ آمین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعری لٹریچر کا ایک اہم حصّہ

(۱) نُورِ فطرت — ایک روپیہ
(۲) تلاشِ مُسلسل — " "
(۳) تشنہ لب — پچاس پیسے

نسیم سیفی کی نظموں کے مجموعے۔ تینوں مجموعوں کی قیمت دو روپے۔

سیفی برادرز

دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

تبلیغی رسالہ ماہنامہ الفرقان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے"

سالانہ چندہ دس روپے (منیجر الفرقان ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

ہمارا آپکا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان ہے اس میں آپ قرآنی تعلیمات، احادیث، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشادات، تاریخی واقعات، سیرتِ صحابہ اور بزرگانِ سلف، علماءِ جماعت کے اخلاقی، تربیتی اور علمی مضامین، ادب، سائنس زراعت، شکاریات، سیاحت وغیرہ سے متعلق معلوماتی مضامین، شعراءِ جماعت اور خدام بھائیوں کا منظوم کلام مجالسِ خدام الاحمدیہ کی خصوصی مساعی اور خبریں اور اہم مرکزی اعلانات پائیں گے۔

سالانہ چندہ دس روپے (منیجر)

کراچی میں جائداد

خریدنے کیلئے

سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر

پراپرٹی لنکرز سے رابطہ پیدا کیجئے۔

C-25 کمرشل ایریا

ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی

ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲

۴۳۴۸۳۲

ہر قسم کا سامانِ سائنس و ابجی نرخوں پر

خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰

کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah